

بِسْمِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(اے ایمان والو درود بھیجو اُن پر اور سلام)



درود کبریٰ

مترجم و مشرح

سید اسد اللہ شاہ الدواری

مولوی فاضل - منشی فاضل - ادیب فاضل پنجاب یونیورسٹی

فاضل اسلامیات اکیڈمی علوم اسلامیہ حکومت پاکستان

خطیب جامع مسجد اکبری منڈی لاہور

کمپوزنگ پریس، انکوائری، سرکاری

جلد حقوق بنی مصنف محفوظ

••سکینڈ / Scanned••

بزرگانِ دینِ صوفیہ کرام

اولیاءِ کثیر رحمہ اللہ جمعین کبریٰ احمد سے قبل مندرجہ ذیل درود شریف پڑھا کرتے تھے، جو انہوں نے اہلِ کثیر کو درود کبریٰ احمد سے قبل پڑھنے کے لئے تجویز کیا ہے۔ تاحال بحمد اللہ ہر مجلسِ مولود میں پڑھا جاتا ہے۔ اول و آخر ایک ایک مرتبہ پڑھا کریں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مظهرِ الجلالِ

یا اللہ درود بھیج دے ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو ربِّ العزت کے جلال

وَالْجَمَالِ مِرَاةُ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ مَخْزَنُ

و جمال کے جلنے نہ ظہور میں اور پروردگارِ عالم کی ذات و صفات کے آئینہ دار ہیں اور انہیں

الْمَشَاهِدَاتِ وَمَوْصِلِ الْعِبَادِ إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ

سے دیکھنے والی چیزوں (کائنات) کے خزانہ ہیں اور اللہ تعالیٰ تک بندوں کو ملانے والے ہیں

بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومَاتٍ لَكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ہر معلوم چیز کی تعداد کے برابر جو تیرے علم میں ہے اور ان پر اپنی برکتیں اور سلام بھیج دے

ساداتِ خاندانِ دو اراکیہ کی طرف سے عاشقانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیمتی تحفہ ہے

امیدوار شفاعتی رسولؐ سید اسد اللہ شاہ دوارکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

پیش لفظ

کشمیر کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اُس سرزمین میں اکثر بزرگان دین اولیاء صالحین نور اللہ مرقدہم کا مسکن رہا اور تبلیغ کرتے کرتے اُن کا انتقال بھی اُسی سرزمین میں ہوا جس کا ثبوت وہاں پر جا بجا اُن کے مزارات اور خانقاہوں سے ملتا ہے۔

اہل کشمیر کو اُن بزرگوں کی تعلیمی و تدریسی مجالس نصیب ہوئیں جن کے فیض سے شکر کا محفل معرفت سے منور ہوئے اور اُن کو وہ وظائف ملے جن کا سلسلہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ اُن وظائف میں سے اورادِ فقیہہ اور درودِ کبریت احمر قابل ذکر ہیں۔ یہ وظائف عموماً وہاں پر پاکیزہ محفلیں منعقد کر کے بالجہر حلقہ بخوش ہو کر پڑھے جاتے ہیں۔

اے اورادِ فقیہہ خانقاہِ علی سہری نگر میں بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء حضرت علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر روزانہ پڑھا جاتا ہے۔ ۷ ذی الحجہ کو آپ کی وفات پر تقریباً سہ گھر میں پڑھا جاتا ہے۔ (یہاں اہل بیت فقیر کے گھر پر مذکور تاریخ کو سالانہ شہرتم اوراد پڑھتا ہے)

نصوصاً درگاہ حضرت بل۔ درگاہ کلاشپورہ سرسری نگر میں یکم ربیع الاول سے ۱۲۔ ربیع الاول تک مغرب کی نماز کے بعد اور درگاہ خانیار سرسری نگر میں یکم ربیع الثانی سے ۱۱۔ ربیع الثانی تک اجتماع کثیر میں حلقہ بگوش ہو کر درود کبریت احمر کا ذکر بالجہر ہوتا ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تمام شرکاء محفل کبریت احمر کے حافظ بن جاتے ہیں حالانکہ وہ تعلیمیافتہ بھی نہیں ہوتے۔ اس کے باوجود اکثر عقیدت مندوں کو یہ درود ان مجالس کی برکت سے زبانی یاد ہے۔ اور یہ صرف ذکر بالجہر کی بدولت ہے۔ محمد اللہ احقر کو بھی بچپن میں یہ پاکیزہ محفلیں نصیب ہوئیں جس کے نتیجے میں یہ کبریت شریف ازبر ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

درود کبریت احمر جس کے متعلق روایت ہے۔ یہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کے ایک عقیدت مند نے آپ کے ارشاد پر مرتب کر کے آپ ہی کی طرف منسوب کیا۔ ایک معجز نما وظیفہ ہے۔ اہل علم کبریت احمر کو انتہائی درجہ کا فصیح و بلیغ کلام قرار دیتے ہیں جو درود اسلام کے ساتھ ساتھ اسوۂ رسول اور معجزات نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جو ایک بصیرت افروز بیان اور ایک عظیم الشان نذرانہ عقیدت ہے درگاہ حضرت بل شریف اور درگاہ کلاشپورہ میں سرور دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موئے مقدس ہے جس کی زیارت عید میلاد النبی ۱۲۔ ربیع الاول کو کرائی جاتی ہے۔

درگاہ خانیار میں جناب سید عبدالقادر الجیلانی نور اللہ مرقدہ کا موئے مقدس ہے جس کی زیارت ۱۱۔ ربیع الثانی کو کرائی جاتی ہے۔

بعض روایات کے مطابق خود جناب سید عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی ہے جس پر اس کتاب شریف کی ترتیب اور اس کی فصاحت و بلاغت سب سے بڑی دلیل ہے البتہ وصل یارب سے وَسَلَامُ عَلَیْہِمْ جَمِیعِین تک اُن کے خلیفہ نے شامل کیا ہے۔

احقر کو اس وظیفہ کا ایک نسخہ لاہور سے ملا جس میں اِلا غلط تھی اور تقریباً اکثر مقامات میں زائد الفاظ شامل کئے گئے ہیں جو صحیح نسخہ میں درج نہیں۔ علاوہ انہیں ترجمہ نہایت ہی غلط تھا۔ اور عبارت اتنی پیچیدہ اور مشکل ہے کہ پڑھنے والے کے لئے اس کا سمجھنا نہایت مشکل اور دشوار ہے۔ اور مترجم نے درود کبریت کا ترجمہ دقیق اور مشکل الفاظ میں کیا بلکہ بعض مقامات پر تحت اللفظ عربی لفظ کو ہی استعمال کیا جن سے مفہوم سمجھنے میں دشواری پیش آتی تھی۔ چنانچہ بندہ نے اپنی علمی بساط کے مطابق وظیفہ ہذا کا ترجمہ سلیس اور سادہ اردو زبان میں کیا اور کچھ الفاظ کی تشریح بھی شرح و بسط کے ساتھ کی تاکہ پڑھنے والے کو مؤلف کا مقصد سمجھ میں آئے۔ لہذا میں آج اپنے دوستوں کو پندرہویں صدی کے آغاز کا ایک بیش بہا ایمانی تحفہ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ عید میلاد النبی کے مبارک تقریب پر پیش کرتا ہوں اور درگاہ مجیب الدعوات میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اس مقدس اور مبارک درود و سلام کی برکت سے جملہ مسلمانوں کے مسائل حل فرمائے اور اُن میں یکجہتی اتفاق اور اتحاد عطا کرے۔ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آدابِ رسولؐ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی آواز سے

صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

نہ بولو زور سے جس طرح تم ایک دوسرے کے ساتھ بولتے ہو۔

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

زور سے (بلند آواز سے بات نہ کرو) ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں تمہیں پتہ بھی نہ چلے

سورۃ حجرات پارہ ۳۸

ادب گاہ ہے است زیرِ آسمان از عرشِ نازک تر

نفسِ گم کرو مے آید جنسید بایزید اینجا

احقر العباد گدائے درگاہِ مصطفیٰ

سید اسد اللہ شاہ دوار کی عفی عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فضائلِ درود

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰی النَّبِیِّ ط
 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا وَسَلِّمَیْہ
 ترجمہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور اُس کے
 فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ اے ایمان والو تم بھی
 اُن پر درود و سلام بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَاصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّی وَصَامَّ ط وَصَلِّ
 عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَّ ط

اے اللہ تو درود بھیج ہمارے سردار جناب محمدؐ پر اور اُن کی آل پر اور جناب
 محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر تعداد میں جس قدر لوگ نماز
 پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور درود بھیج ہمارے سردار جناب محمدؐ پر
 تعداد میں جس قدر لوگ بیٹھتے ہیں اور کھڑے ہوتے ہیں۔ یعنی لاتعداد اور
 بے شمار مرتبہ اُن پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

دُرود خاص لطف و مہربانی کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و مقبول اور مقصود و مطلوب پیغمبر پر نازل فرمائی اور آپ کی اُمت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اس پاک ذکر سے اپنے دلوں کو غمور و مسرور اور منظور کرے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ مہربانی حضور کی ذات گرامی پر ہمیشہ رہے گی جس کا ثبوت مذکورہ آیت مبارکہ سے ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک مسلسل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتوں اور برکتوں کے خزانے نازل فرماتے ہیں جس میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا۔ بلکہ سجنۃ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے والے فرشتے بھی اس کام پر مامور ہیں اور شب و روز درود پاک کا وظیفہ کرتے ہیں۔ لہذا ہم انسانوں کو بھی چاہیئے کہ اس سعادت سے دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی حاصل کریں۔

احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بر فضائل درود

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سید عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشَرَ مَرَّاتٍ ۝ رواه النسائي و مشکوٰۃ۔

جو اہل ایمان مجھ پر درود شریف ایک مرتبہ پڑھے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔ نسائی اور مشکوٰۃ۔

۲۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ”جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے گا قیامت کے دن وہ میرے قریب سب لوگوں کی نسبت ہوگا۔“
(ترمذی شریف)

۳۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور ان نیک نحتوں سے ملتے ہیں جو مجھ پر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ پھر وہ درود و سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی - دارمی)

۴۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔
”دُعَا اُس وقت تک زمین و آسمان میں معلق رہتی ہے جب تک جناب سید المرسلین پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔“
(ترمذی - مشکوٰۃ)

سب سے بد نصیب اور بخیل

۵۔ حضرت حلی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ”سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو مجھ پر درود نہ پڑھے۔“ (ترمذی - احمد - نسائی)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے یعنی وہ شخص ذلیل ہو جائے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔“ (ترمذی - مشکوٰۃ)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ اور میری قبر پر عید اور خوشی نہ کرو۔ البتہ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی۔ مشکوٰۃ)

۸۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا اس کے دُئل گناہوں کو معاف کرے گا اور دُئل درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی۔ مشکوٰۃ)

۹۔ ایک حدیث میں روایت ہے۔ ”جس نے مجھ پر صدقِ دل سے درود پڑھا اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی“ (مشکوٰۃ) ان احادیث کے علاوہ بے شمار ایسی حدیثیں ہیں جن سے درود شریف کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں تک احادیث میں آیا ہے۔ ہر وظیفہ اور دُعا سے افضل درود شریف ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد شریف میں داخل ہو جاتے تھے تو پہلے درود شریف خود ہی اپنی ذات مبارک پر پڑھتے تھے۔

علاوہ ازیں اس سے بڑھ کر کیا شہادت ہو سکتی ہے کہ نماز جو ایمان کی عظیم علامت اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عبادت ہے درود شریف کے بغیر مکمل نہیں۔

نعت بحضور سرور کائنات، علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات

شہنشاہ ارض و سماء

بَلِّغَ الْعُلَمَاءَ بِحَمَلِهِ

وصف رُخِ اَوِ وَالضُّحٰی

كَشَفَ الدُّجَا بِحَمَلِهِ

قرآن بر اخلاقش گواہ

حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ

صِدْقًا يَقِينًا رَاسَخًا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہزاروں درود ہزاروں سلام

بر روح محمد علیہ السلام

بود و در جان و دلم صبح و شام

علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام

دُرودِ کبریتِ احمر کا ورد کرنے سے پہلے دُرودِ نبینا

۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ یہ درود حضرت زین الدین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پسند

تھا اور آپ اس کا ورد فرماتے تھے۔ یہ دُرود مشکلات اور شدائد

کے وقت بہت مفید اور مجرب ہے۔

دُرُودِ تَنْجِيْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر ایسا درود

صَلُوۃً تَنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ

جس سے ہمیں ڈر خوف اور آفتوں سے چھٹکارا رہے اور جس کی برکت سے

وَتَقْضٰی لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا

ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم اپنے تمام گناہوں

مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی

سے پاک ہو جائیں اور جس کے وسیلے سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں

الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ

پر فائز المرام ہوں اور جس کے ذریعے سے ہم تمام بھلائیوں سے خواہ

الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی

دوران زندگی کی ہوں۔ یا مرنے کے بعد کی۔ غایت درجہ مستفید ہوں، بیشک

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ہر چیز پر ایک قدرت رکھتے ہیں۔

دُرُودِ کِبْرِیْتِ اَحْمَرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَتِكَ عَدَدًا ۝ وَ

۱۔ اے اللہ تو اپنا بہترین درود بھیج جو گنتی سے باہر اور تعداد میں بکثرت ہو۔ اور

اَنْتَیْ بَرَکَاتِکَ سُرْمَدًا ۝ وَ اَرْکِیْ

۲۔ (ایسا درود) جو برکتوں سے بھرپور ہو رہتی دنیا تک جاری و ساری ہو۔ اور (ایسا درود)

تَحِیَّاتِکَ فَضْلًا وَ مَدَدًا ۝ عَلٰی

۳۔ جو نہایت پاکیزہ اور بہتر ہو پڑھنے والوں کے لئے باعثِ امداد و نصرت ہو، اُس درود

۱۔ یعنی لَا تَعْدُ وَلَا تَحْصُ جو درود گنتی اور شمار میں نہ آئے۔ لا تعداد ہونے کے

ساتھ ساتھ قید زمانہ سے مبرا ہو یعنی اس کی کوئی حد ہی نہ ہو۔

۲۔ سرمد کے معنی جاری و ساری ہمیشہ ہمیشہ، ابدًا ابدًا۔

۳۔ درود بھی پاکیزہ یعنی پاکیزہ زبانوں سے نکلا ہوا ہو۔ پڑھنے والوں کے لئے

موجبِ نجات و باعثِ برکت و مدد ہو۔

أَشْرَفُ الْحَقَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ ۝

موجود پر جو حقیقت میں انسانیت کے لئے باعثِ فخر و عزت ہے۔ اور

مَعْدَنُ الدَّقَائِقِ الْإِيمَانِيَّةِ ۝

(ایسا وجود جو ایمان کی باریکیوں کی کان (خزینہ) ہے۔

۱۔ جس ذات گرامی کی بدولت انسان کا مقام نہایت اعلیٰ اور افضل بنا اور یہی انسان مسجودِ ملائکہ قرار پایا اور خلافتِ ارضی کا مستحق ہوا مخلوق کائنات اس کے لئے مستخر ہوئی۔ فضا اس کے لئے نالغ بنی، یہ سب کچھ سید عالم خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل عمل میں آیا جو بیشمار درود و سلام کے مستحق ہیں۔

۲۔ یعنی سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کا وجود اور اس جملہ اسرار کا خزانہ ہے اور انہی کی بدولت وہ خدائے دریافت ہوئے معجز کی کہنہ تک انسان کا پہنچنا ناممکن تھا آپ نے ایمان کے جن اسرار کی نشان دہی کی ہے انہی کی معرفت بڑے بڑے مسائل حل ہوئے عجیب حقائق کا یہ اسی سے انسان کے علم میں اضافہ ہوتا رہا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا وہ راز اس کملی والے نے بتلادیا چند اشاروں میں

وَطُورِ تَجَلِّیَاتِ الْإِحْسَانِۃ ۝ وَمَهَبِطِ

(جن کا وجود مبارک) احساناتِ الہیہ کی تجلیات کا مقدس ترین مقام ہے۔ اور ایسا

۱۔ طور کا لفظ اس لئے استعمال ہوا یہاں پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات نازل ہوتی تھیں لیکن اُمتِ مسلمہ کے لئے آپ کا وجود خود طور ہے جس کی بدولت احساناتِ الہی کا ظہور ہوتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا اللَّهُ نے بڑا احسان کیا جس نے حضور کا وجود مبارک اہل ایمان کی رہنمائی کے لئے بھیجا۔

۲۔ یعنی رسول اللہ پر اللہ تعالیٰ کے رازِ جبریلِ امین لائے تھے اور ان کے قلب مبارک پر وحی خفی کا نزول ہوتا تھا جو خاص اسرارِ الہی میں سے تھے۔ اسی طرف قرآن حکیم نے اشارہ کیا:-

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ

پس وحی کی اللہ کی ذات نے اپنے بندہ پر جو بھی وحی کی یعنی رازِ الہی پہنچانی کو میرے سوا اور میرے محبوب کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ نزولِ وحی کی ایک قسم یہ بھی تھی آپ کے قلب مبارک پر الہام ہوتا تھا۔ جس میں جبرائیل کا بالکل واسطہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کو اصطلاحِ شرع میں حدیثِ قدسی کہا جاتا ہے جس کی روشنی میں احادیثِ رسولِ مجددِ دینِ انہیں۔

أَسْرَارُ السَّحَابَانِيَّةِ ۝ وَاسِطَةُ عَقْدِ

وجود مسعود جو اللہ تعالیٰ کے اسرار اترنے کی جگہ ہے۔ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

النَّبِيِّينَ ۝ وَمَقْدِمُ جَيْشِ الْمُرْسَلِينَ ۝

کی لڑی کو ملانے کا ذریعہ ہے۔ جو وجود مسعود پیغمبروں کے لشکر کا سردار ہے۔

وَأَفْضَلُ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ ۝

آپ کی ذات اقدس تمام مخلوقات سے بہت بہتر اور افضل ہے۔

۱۔ جن کا وجود انبیاء علیہم السلام کے لگاتار آنے کا باعث بنا ان ہی کی بدولت شروع سے آخر تک نبیوں کے آنے کا سلسلہ جاری رہا۔

۲۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں کے سردار ہیں اور ان کے امام ہیں۔ چنانچہ آپ نے معراج شریف کی رات کو مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ آپ کو امام الانبیاء کا لقب ملا۔ اس کا تفصیلی ذکر آگے آنے والا ہے۔

۳۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۝

ہم نے آپ کو کائنات کے جملہ انسانوں کے لئے ایسا راہنما بھیجا کہ آپ بشارت دینے والے اور ڈرسانے والے ہیں۔ آپ جن انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے تشریف لائے، تمام مخلوقات آپ کے وجود مسعود سے فیضیاب ہوئی۔

حَامِلٍ لِّوَاءِ الْعِزِّ الْأَعْلَى ۝ وَمَالِكِ أَرْمَةِ

(تو آپ کا وجود مبارک بلند اور عزت والے علم کو اٹھانے والا ہے۔ اور آپ مالک ہیں روشن

الشَّرَفِ الْأَسْنَى ۝ شَاهِدِ الْأَسْرَارِ الْأَزْلِ

اور بزرگ ترین مہاروں کے۔ آپ کی ذات) قدیمی رازوں کے متعلق گواہ ہے

وَمُشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّابِقِ الْأَوَّلِ ۝

اور آپ پہلی اور گزشتہ روشنیوں کو پنچشم خود مشاہدہ فرمانے والے ہیں۔

۱۔ جہاں آپ گئے آپ کا جھنڈا عزت و عظمت سے سرفراز رہا۔

۲۔ جو بھی بہتر اور بزرگ روشن تر مخلوق ہے اس کی مہار آپ جناب سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ آدرس میں ہے۔ آپ سب کے مہندہ و پیشوا ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات سے

باخبر کر دیا تاکہ قیامت کے روز آپ ان کے متعلق گواہی دے سکیں۔ کیونکہ

گواہ وہی بن سکتا ہے جو حالات سے پوری طرح باخبر ہو اور جس کی گواہی

کو معتبر سمجھا جائے رد نہ کیا جائے۔

۴۔ جو بھی کائنات کی روشنی میں ہوا اس کو معراج مقدس میں آپ نے اپنی

چشمان مبارکہ سے سامنے دیکھا۔ لَنَرِيهٖ مِنْ آيَاتِنَا ۔

وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ ۝ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ ۝

آپؐ گذشتہ زبانوں کے مترجم ہیں - (آپؐ کا وجود اقدس) علم اور حکمت

وَالْحِكْمِ ۝ وَمَطْهَرِ سِرِّ الْجُودِ الْجُزْئِ ۝

کا سرچشمہ ہے اور موجودات کے جزو و کل کے بھید کا جائے ظہور ہے -

وَالْكُلِّي ۝ وَانْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ الْعُلُويِّ ۝

آپؐ کے وجود مبارک کی بدولت انسان کے وجود کی بلندی اور

آپؐ نے تورات و انجیل زبور آسمانی کتب اور جملہ صحیفوں کی (جو مختلف زبانوں میں تھیں) تشریح کی - یہ آسمانی کتب مختلف نبیوں پر نازل ہوئیں جو مختلف زبانوں میں تھیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ نے ان کتابوں کی تفصیلیں بتائیں اور ان کے متعلق تبصرے فرمائے، ان کتب پر روشنی ڈالی - کتب احادیث ان تفصیل کے متعلق واضح ہیں - ملاحظہ ہوں -

یعنی حضورؐ کی ذات پاک اسرار علم و حکمت کا خزانہ ہے - سب کچھ ان سے معلوم ہوا - دین بھی اور دنیا بھی - حدیث پاک: انا ہدینہ العلم وعلی بابہا (میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں) -

جملہ احادیث سرور دو عالم کے علمی خزانوں کے مظاہر ہیں ان کے ذریعہ

ہی ہمیں دین کے تمام اسرار معلوم ہوئے اور ان ہی کی بدولت قرآن حکیم (نقصہ ص ۱۹ پر)

وَالسَّفَلَىٰ ۖ رُوحَ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ ۖ وَعَيْنِ

پستی کا علم ہوا۔ آپ کا وجود اقدس دو جہانوں کے جسم کی روح ہے۔ اور آپ دونوں

حَيَاتِ الدَّارَيْنِ ۖ الْمَتْخَلِقِ بِأَعْلَىٰ

گھروں دنیا و آخرت کے اصلی وجود ہیں۔ عبادت کے اعلیٰ مراتب آپ کی ذات اقدس

(بقیہ تشریح ص ۱۸) پر عمل کرنا آسان ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی زندگی نے
ہی ہمیں دین سکھایا۔

۳ یعنی آپ کے وجود اقدس سے انسان کے اعلیٰ و ارفع مقام کا پتہ چلا اور
اس کی پستی اس کے عمل بد کی وجہ سے جس کی طرف قرآن نے اشارہ کیا۔
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ
سَافِلِينَ۔ ہم نے انسان کو بہتر ہی فطرت پر پیدا کیا اور پھر اس کو نیچے
طبقہ کی طرف دھکیل دیا۔

۴ دونوں جہان کا وجود اور ان کی زندگی آنحضرت کی ذات برکات کی بدولت
ہے۔ حدیث: لَوْلَا كَ لَمَا خَلَقْتُ الْآفَلَآكُ۔ اگر آپ نہ ہوتے
تو نہ آسمان ہوتا نہ زمین۔ کائنات کا وجود ہی آپ کی ذات اقدس کے
طفیل ہے۔ ان دونوں کا وجود آپ کی ذات کا محتاج ہے بلکہ آپ ہی
مقصود کائنات خلاصہ کون و مکان ہیں۔

۵ آپ نے اتنی عبادت کی کہ قدم مبارک سو جھ گئے اور دنیا میں عبادت کا اعلیٰ
(بقیہ ص ۱۸ پر)

رُتَبِ الْعِبَادِيَّةِ . اَلْمُتَحَقِّقِ بِأَسْرَارِ

سے ہی پیدا ہوئے۔ آپ نے برگزیدہ مقامات کے اسرار (بھیدوں)

اَلْمَقَامَاتِ اَلْإِصْطِفَائِيَّةِ . سَيِّدِ الْأَشْرَافِ

کی تحقیق فرمائی (جس کا علم پہلے کسی کو نہیں تھا)۔ جو اعلیٰ نبرہ گوں کے سردار اور

وَجَامِعِ الْأَوْصَافِ . اَلْخَلِيلِ الْأَعْظَمِ

جمہ صفتوں کے مالک ہیں۔ جو عظیم دوست رکھنے والے

(بقیہ تشریح ص ۱۹) مقام قائم فرمایا۔ عبادات کا منتہی آپ کی ذات سے ہی پتہ چلا۔ چنانچہ آپ نے خود ارشاد فرمایا۔ اَنْ تَعْبُدَ رَبَّكَ كَاَنْكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تُكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ۔ تو ایسی عبادت کرے تو اللہ کو دیکھے ورنہ یہ تو جان ہی لے کہ تو اگر اس کو نہیں دیکھ سکتا وہ تجھ کو ضرور دیکھتا ہے۔ یا الصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ نماز مومنین کی معراج ہے۔ نے اس کی پوری وضاحت کی کہ عبادت کی برکت سے انسان کو اونچا مقام اور تقرب الہی حاصل ہوتا ہے۔

۱۔ دنیا میں جس قدر انسان نے ترقی کی اور جن اونچے اور گہرے بھیدوں کو اس نے پایا اس کا آغاز آنحضرت ہی نے کیا۔ ایک جنگ میں خندق کھودتے اعلان فرمایا مجھے کائنات کے خزانوں کا پتہ چلا اور میری امت کو ان کا (بقیہ ص ۱۰)

وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ • الْمَخْصُوصِ بِأَعْلَى

اور عزت والے محبوب ہیں - جو مخصوص ہیں اونچے مراتب رکھنے

الْمَرَاتِبِ • وَالْمَقَامَاتِ • السَّوِيدِ بِأَوْضَحِ

والے اور مقام اور رتبہ رکھنے والوں میں سے - یعنی وہ وجود اقدس جس

الْبَرَاهِينِ وَالذَّلَالَاتِ • الْمَنْصُورِ بِالرُّعْبِ

کی اللہ تعالیٰ نے روشن حقائق اور مضبوط دلائل سے تائید کی - جس کی مدد کی گئی دہلیجہ
(بقیہ تشریح صفحہ ۲) مالک بنایا جائے گا - غرہ خندق تفصیل تاریخ اسلام میں دیکھیں
۱۷ آپ میں تمام صفات حسنہ اکمل طور پر موجود تھیں -

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خواہاں ہمہ دازند تنہا داری

آپ عزت والوں کے سردار تمام اعلیٰ صفتوں کے حامل ہیں - آپ نے
فرمایا - مجھے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ خاندان سے پیدا کیا مجھے اس پر غرور نہیں
صرف تحدیثِ نعمت کی بنا پر بتاتا ہوں - پروردگار نے ہمہ اوصاف سے
مجھے متصف کیا - بعثت لا تتم حکارم الاخلاق - مجھے اس لئے
پیدا کیا کہ میں اخلاق کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں -

۱۸ یعنی اونچے اور اعلیٰ عہدہ اور مقام رکھنے والوں کو دوست رکھتے ہیں اور
(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

وَالْمُعْجَزَاتِ ۝ الْجَوْهَرِ الشَّرِيفِ الْآبِدِيِّ

سے اور معجزات سے - وہ وجود اقدس جس کی مدد کی اللہ تعالیٰ نے عمدہ اور

وَالنُّورِ الْقَدِيمِ السَّرْمَدِيِّ ۝ سَيِّدِنَا وَ

ہمیشہ رہنے والے جو ہر توانائی سے ہمیشہ اور ازلی روشنی سے - ہمارے سردار اور

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمَحْمُودِ فِي الْإِحْبَادِ وَالْوُجُودِ ۝

ہمارے آقا جاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو قابل تعریف لائق تائیں ہیں کائنات اور موجودات

(بقیہ تشریح ص ۲) انہی میں سے منتخب ہوئے اور ان کے محبوب ہیں -

تشریح ص ۲: ۱۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاص الخاص ہیں ان میں سے

جن کو اللہ تعالیٰ نے اونچا مقام اور بلند مرتبہ عطا کیا ہے - وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ

عَلَيْكَ عَظِيمًا - آپ پر اللہ کی بڑی مہربانی ہوئی -

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ

وَلَمْ يَدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا حِلْمٍ

۲۔ ۳۔ کی تشریح :- (قصیدہ بردہ)

حدیث نبویؐ میں ہے آنجنابؐ نے فرمایا - مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں

عطا کی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں - ان میں سے ایک نَصْرْتُ

بِالرَّعْبِ "میری مدد کی اللہ نے دیدہ اور جاہ و جلال سے نام سن کر

(بقیہ ص ۲ پر)

الْفَاتِحِ لِكُلِّ شَهِيدٍ وَمَشْهُودٍ حَضَرَتْ

آپ گواہی کی ابتدا فرمائیں گے۔ ہر گواہی دینے والے پہلے سے اور

الْمُشَاهِدَةِ وَالشَّهَادَةِ نَوْرٌ لِّكُلِّ شَيْءٍ

جس کے متعلق گواہی دی جائے گی اُس وقت جبکہ ہر گواہ وہاں پر موجود ہوگا۔ آپ کا وجود

وَهْدَاهُ وَبِرِّ كُلِّ سِرٍّ وَسَنَاهُ

اقدس ہر چیز کے لئے روشنی ہے اور اس کیلئے رہنما ہے اور آپ ہر بھید کے بھید میں اور اس کو ظاہر کرنے والے ہیں

(بقیہ تشریح ص ۲۱) دشمن دُور سے ڈرتا ہے۔

تشریح ص ۲۲: اے کی تشریح ہمیشہ اور ازلی روشنی سے دنیا کی عظیم طاقتوں

کو آپ کا مسخر کیا۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

استنباط ہے اس دلیل پر۔ روشنی آپ کے وجود اقدس سے مستفیض ہوئی

مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نَوَّرَ الْقَمَرَ۔ چاند نے بھی آپ کی ذات

سے روشنی حاصل کی۔

۳ صفات جمیلہ کے بعد نام نامی جناب! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت

کی گئی یعنی موصوف پر درود و سلام ہو یا بتایا گیا کہ وہ ہمارے سردار

اور آقا ہیں۔ یعنی حضور سرایا نور صلی اللہ علیہ وسلم جو جملہ کائنات کے

خلاصہ اور منجور ہیں۔ کائنات کا درہ درہ ان کامرہوں میں منت ہے۔ کوئی

(بقیہ ص ۲۲ پر)

الَّذِي شَقَّقَتْ لَهُ الْأَسْرَارُ وَانْفَلَقَتْ

وہ وجود مبارک جن کے لئے تمام اسرار کھولے گئے اور ان کے لئے

مِنْهُ الْأَنْوَارُ السِّرِّ الْبَاطِنِ وَ

انوار چمکائے گئے۔ وہ بھید جو بالکل نظروں سے پوشیدہ ہے

النُّورِ الظَّاهِرِ السَّيِّدِ الْكَامِلِ

اور وہ روشنی جو اہل بینا کے لئے بالکل ظاہر ہے۔ کامل ترین سرور شروع سے آخر

(بقعہ تشریح ص ۲۲) چیز ایسی نہیں جو ان کی رحمت کی محتاج نہ ہو۔

تشریح ص ۲۳: لہ یہ قیامت کا ایک عظیم واقعہ ہے جس کے متعلق قرآن حکیم

وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔ رسول اللہ تم سب پر قیامت

کے دن گواہ ہوں گے۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی گواہی کی ابتدا

روزِ محشر ہوگی۔ آپ ہر اول و آخر کے متعلق گواہی دیں گے جس کی طرف آیت

مذکورہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ خصوصیت صرف آپ کو ہوگی۔

۵ ہر چیز کی رہنمائی آنجناب کے وجود مبارک کی برکت سے ہوتی اور آپ

ہی نے وہ راز بتائے اور عقدے حل کئے جو پہلے لایسجل تھے۔ غیب

کی کئی چیزوں سے پردہ اٹھائے اور ان کو روشن کیا۔ شب معراج میں جو

دیکھا وہ سب کچھ عالمِ نہاں میں تھا کسی کے علم میں وہ باتیں نہیں تھیں جن

(دقیقہ ص ۲۴)

الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ . الْأَوَّلِ الْآخِرِ . الْبَاطِنِ

ہم آپ کی سرمدی مسلم ہے۔ شروع میں بھی آپ، آخر میں بھی آپ، باطن میں بھی آپ

الظَّاهِرِ . الْعَاقِبِ الْحَاشِرِ . النَّاهِي

ظاہر میں بھی آپ۔ پیچھے آنے والے حشر میں سب سے پہلے اٹھنے والے۔ آپ برائیوں سے منع

الْأَمْرِ . النَّاصِحِ النَّاصِرِ

کرنے والے اور نیکیوں کا حکم کرنے والے ہیں، نصیحت کرنے والے اور امداد فرمانے والے ہیں

(بقیہ تشریح ص ۲۳) کا مشاہدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج میں

کیا۔ اس پر قرآن کی یہ آیت کریمہ گواہ ہے۔ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا

ہم نے اس لئے اپنے پاس بلایا تاکہ ان کو اپنی نشانیوں سے آگاہ کریں۔

تشریح ص ۲۴ : اے پروردگار عالم نے ان کی خاطر پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کیا

اور تاریک چیزوں کو روشن کیا۔

۲ حضور اقدس کا وجود مبارک اگر چہ پوشیدہ تھا مگر اہل بینا کو کتب سماویہ کی

معرفت نظر آتا تھا جیسا کہ قرآن حکیم سے واضح ہے: يَعْرِفُونَهُ كَمَا

يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ (بقرہ) پہچانتے ہیں اُن کو جس طرح وہ اپنے بیٹوں

کو پہچانتے ہیں۔ کتب سماویہ تورات و انجیل وغیرہما کے ذریعہ مخلوقاتِ علم

کو پہلے ہی آپ کی آمد کے متعلق آگاہ کیا گیا اور آپ کے حملہ او صاف حمیدہ پر

(بقیہ ص ۲۴ پر)

الصَّابِرُ الشَّاكِرُ الْقَانِتُ الذَّاكِرُ

صبر کرنے والے شکر گزار - خاموشی ذکر کرنے والے -

الْمَاحِي الْمَاجِدُ الْعَزِيزُ الْحَامِدُ

مٹانے والے (کفر و شرک کے) - عزت والے غالب حمد و ثنا (اللہ کی بیان کرنے والے)

الْمُؤْمِنُ الْعَابِدُ الْمُتَوَكِّلُ الزَّاهِدُ

ایمان لانے والے عبادت کرنے والے - اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہر غلطی سے بچنا کب نہ اونچے والے

الْقَائِمُ السَّاجِدُ التَّابِعُ الشَّهِيدُ

کھڑے رہنے والے سجدہ میں رہنے والے - اللہ کے احکام کی پیروی کرنے والے

(بقیہ تشریح ص ۲۴) روشنی ڈالنے والی کئی تھی تاکہ سچانے میں دقت محسوس نہ ہو یا اگر وہ لوگ ان کے وجود کے متعلق کوئی عذر پیش نہ کر سکیں۔

۳۔ آپ کی سرور سی مسلم ہے اسی لحاظ سے آپ نے انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی اور سب نے ان کو اپنا پیشوا اور شب معراج کو امام تسلیم کیا ان کی اقتدا کی۔ کتب احادیث میں واقعہ اسرار ملاحظہ ہو۔

تشریح ص ۲۵ :-

۱۔ آپ کی نبوت ہر حیثیت سے ہے نبی الاول نبی الآخر کنت نبیاً و آدم (بقیہ ص ۲۶)

الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝ الْبُرْهَانُ الْحُجَّةُ ۝

سچی گواہی دینے والے اللہ کے مقرب قابل تعریف بنے ہیں۔ آپ ایک مضبوط دلیل جو روشن ہے

الْمُطَاعِ الْمُخْتَارِ ۝ الْخَاضِعِ الْخَاشِعِ ۝

آپ قابل اطاعت اور برگزیدہ ہیں۔ آپ عاجزی کرنے والے اور منکسر المزاج ہیں

الْبَرُّ الْمُسْتَنْصِرُ الْحَقِّ الْمُبِينُ طه يس ۝

آپ نیک خو اور امداد چاہے گئے ہیں۔ آپ برحق اور واضح ہیں۔ حُرُوفِ مُقَطَّعَاتِ

الْمَزْمَلِ الْمُدَّثَرِ ۝ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ۝

کبیل پوش۔ لحاف اوڑھنے والے۔ پیغمبروں کے سردار اور پرہیزگاروں

إِمَامِ الْمُتَّقِينَ ۝ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ۝ وَحَبِيبِ

کے امام ہیں۔ نبیوں کے بعد آخری نبی اور پروردگار عالم

بقیہ تشریح صفحہ ۲۵ :-

بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ ۝ ”میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام
مٹی اور پانی میں تھے۔“ مؤلف نے اسی طرف اشارہ کیا۔

۲۵ حدیث: آپ نے فرمایا۔ ”حشر کے میدان میں سب سے پہلے میں نمودار
(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)“

رَبِّ الْعَالَمِينَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَالرَّسُولِ

کے محبوب ہیں برگزیدہ نبی اور منتخب رسول ہیں۔

الْمُجْتَبَى الْحَكَمِ الْعَدَلِ اللَّطِيفِ الْخَبِيرِ

عدل و انصاف سے فیصلہ کرنے والے۔ مہربان اور باخبر

الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ الْعَزِيزِ الْحَلِيمِ الرَّؤُوفِ

دانا، جاننے والا | غالب، بہرہ دار مشفق

الرَّحِيمِ نُورِكَ الْقَدِيمِ وَصِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ

مہربان آپ کا نور قدیم ہے اور آپ کا راستہ بالکل سیدھا ہے
(بقیہ تشریح ص ۲۵) ہوں گا اور میری قبر سب سے پہلے شق ہوگی۔ جبکہ تمام لوگ
قبروں میں مدفون ہوں گے۔ میرے ساتھ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ ہو
اور دربار الہی میں پہلے میں حاضر ہوں گا۔

۳ دنیا میں آتے ہی آپ نے تمام برائیوں کا قلع قمع کر دیا اور اس بات کا اعلان
آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں بھی کیا کہ آج تمام شرک و کفر اور بدعات
میرے قدموں کے نیچے روندے گئے۔

تشریح ص ۲۶: ۱۔ یہ اسماء نبوی ہیں جن کو صفاتی اسماء کہا جاتا ہے جن سے
(بقیہ ص ۲۹ پر)

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ

ہمارے سردار اور ہمارے آقا جناب محمد جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے

وَصَفِيَّكَ وَخَلِيْلِكَ وَحَبِيْبِكَ وَوَلِيِّكَ

تیرا چنا ہوا تیرا دوست تیرا محبوب اور تیرا مقرب

وَنَبِيِّكَ وَآمِيْنِكَ وَدَلِيْلِكَ وَنَجِيْكَ

تیرا نبی تیرا امین تیری سند تیرا ہمارا

(بقیہ ص ۲۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور معجزات کا علم ہو جاتا ہے کہ آپ کن صفات کے حامل تھے جن کی طرف مؤلف نے اشارہ کیا اور ان کو بالترتیب فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان کیا۔ یہ اسماء نبیؐ بامعنی ہونے کے ساتھ ساتھ آپؐ کی عملی زندگی پر دلیل بھی ہیں۔ یعنی جو آپؐ کے نام تھے وہی آپؐ کے کام بھی تھے۔ ان اعمال کی بنا پر آپؐ کو یہ معزز القاب ملے۔

تشریح ص ۲۷: اے بعض نے ان دو حروف مقطعات کا ترجمہ،
طہ: چودھویں رات کے چاند۔ یسی: اے دو جہان کے سردار کیا ہے

تشریح ص ۲۸: یہ تمام صفاتی نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر قرآن مجید میں بعض کا احادیث میں اور بعض کا کتب سابق میں ذکر آیا ہے۔ (بقیہ ص ۲۸ پر)

وَنُحِبُّكَ وَذَخِيرَتِكَ وَخَيْرَتِكَ إِمَامٍ

تیرا برگزیدہ تیرا خزانہ ہے اور تیرا مختار پیشوا

الْخَيْرُ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ

نیکیوں کا اور بہتری کا رہبر ہے - رحمت کا پیغمبر

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ

کسی سے نہ پڑھا ہوا نبی - عرب کے رہنے والے قریش قبیلہ سے تعلق رکھنے والے

الْأَبْطَحِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ التَّهَامِيِّ الشَّاهِدِ

ہاشمی ابطلی مکہ کے رہنے والے پھر مدینہ میں تشریف رکھنے والے تہامی شہادت دینے والے

بقیہ تشریح ص ۲۸ : ۲۷ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِيَّ - حدیث ہے پہلی وہ

چیز جو اللہ پاک نے پیدا کی وہ میرا نور تھا - پھر اسی سے عالم دنیا ظہور پذیر ہوا

۳ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (قرآن) اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح

اور سیدھی راہ کی راہنمائی فرمائی -

تشریح ص ۲۹ : ۱۷ اے اللہ درود بھیج دے ہمارے سردار پر جو تیرے

مخصوص بندے اور فرستادہ خاص ہیں -

۱۷ شاہد و مشہود سورہ بروج نیچے - قسم ہے گواہ کی اور جس کے متعلق گواہی دی جائے

المَشْهُودُ الْوَلِيُّ الْمُقَرَّبُ ۝ الْعَبْدُ الْمَسْعُودُ ۝

خود بھی شہادت دیئے گئے نہایت نزدیک قریب۔ سعادت مند بندہ

الْحَبِيبُ الشَّفِيعُ ۝ الْحَسِيبُ الرَّافِعُ ۝

شفاعت کرنے والے محبوب بلند حسب والے

الْمَلِيعُ الْبَدِيعُ ۝ الْوَاعِظُ الْبَشِيرُ التَّذِيرُ ۝

خوبصورت اور نادر وجود والے۔ نصیحت کرنے والے خوشخبری سنانے والے ڈرانے والے

الْعَطُوفُ الْحَلِيمُ ۝ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ ۝ الطَّيِّبُ ۝

مہربانی فرمانے والے بزرگوار۔ بہت زیادہ سخاوت کرنے والے عزت والے۔ عمدہ خوشبو

الْمُبَارَكُ الْمَكِينُ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ۝

رکھنے والے اور برکت والے۔ عزت و تمکنت والے سچے اور حین کی خود اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی

۱۔ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیسنہ مبارک سے گلاب کی خوشبو آتی تھی یہ معجزات میں سے ہے اے آپ صادق القول تھے جس کو منکرین اسلام بھی تسلیم کرتے تھے اور آپ کی صداقت کی تصدیق خداوند کریم نے خود فرمائی مہر نبوت میں یہی الفاظ درج تھے۔

الْمُؤْمِنِينَ الدَّاعِيَ إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ السَّراج

امانتدار پیغمبر - تیری طرف بلانے والے تیرے حکم سے چمکنے والے

الْمُنِيرِ الَّذِي أَدْرَكَ الْحَقَائِقَ بِجَبَّتِهَا

چراغ - جس رسول نے تمام حقیقتوں کو مکمل پایا

۱۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن نے اعلان کیا **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا** اَوْدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ترجمہ - اے نبی اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام کائنات کے خالق کی گواہی دینے والا اور (اس کی جنت کی) خوشخبری سنانے والا اور اس کی جہنم سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف بلانے والا اللہ کے حکم سے اور آپ کا وجود چمکتا چراغ ہے۔ (جس کی بدولت لوگوں کو شرک و کفر کی تاریکی سے نجات ملے گی اور ایمان کی روشنی نصیب ہوگی۔)

ان مبارک آیات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ جلیلہ اور القابِ حمیدہ کی مزید وضاحت ہو گئی۔

۲۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات کی ہر چیز کو حقیقتاً پایا اور جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا اس میں مکمل طور پر کامیاب ہوئے اس کا ثبوت قرآن حکیم سے ملتا ہے **الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي** - آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے (بقیہ ص ۳ پر)

وَفَا زَ الْخَلَائِقِ بِرُمَّتِهَا وَجَعَلَتْهُ

اور کامیاب ہوئے تمام مخلوقات میں سے پوری طرح۔ اے اللہ تو نے آنحضرت

حَبِيبًا وَنَاجِيَّتَهُ قَرِيبًا وَادْنَيْتَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بنایا اور قریب کر کے ہمارا بنایا۔ اُن کو اپنی نگاہ میں رکھا اور

رَقِيبًا وَخَتَمَتْ بِهِ الرِّسَالَةَ

قریب کیا۔ اُن پر تو نے رسالت ختم کر دی۔ (خاتم النبیین بنایا)

(بقیہ تشریح ص ۳۲) اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ یہ سعادت صرف حضور کو حاصل ہوئی کہ آپ کی تبلیغ سے دین اسلام مکمل ہوا اور انسان کی صحیح اور مکمل رہنمائی ہوئی۔ اس تکمیل کی گواہی سورہ نصر نے یوں دی: وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ”آپ نے دیکھا، لوگ اللہ کے دین میں جوق درجوق داخل ہونے لگے۔“ گویا آپ نے بدرجہ اتم دین کی تبلیغ کی اور اس میں آپ کامیاب ہوئے۔

تشریح: اے معراج کی رات میں آنجناب کو بہت سے اسرار سے واقف و آگاہ کیا گیا اور یہ رات اسی مقصد کے لئے مختص کی گئی تھی قرآن گواہ ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ۔ ”آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دو کمانوں کے فاصلہ سے بھی بہت زیادہ قریب ہوئے۔“ قَاوُحِی (بقیہ ص ۳۲)

وَالذَّلَالَةَ وَالْبَشَارَةَ وَالنَّذَارَةَ

ان پر اپنی راہنمائی مکمل کر دی اور ان کو بشیر و نذیر بنایا اور ان کو نبوت عطا فرمائی

وَالنَّبُوَّةَ وَنَصَرَتْهُ بِالرُّعْبِ وَظَلَّلَتْهُ

اور ان کی مدد فرمائی تو نے دبدبہ سے اور ان پر سایہ کیا ابر رحمت

بِالسُّحُبِ وَرَدَدَتْ لَهُ الشَّمْسَ

سے - تو نے ان کے لئے سورج کو لوٹایا

(بقیہ تشریح صفحہ ۲۳) اِلَى عِبْدِهِ مَا اَوْحَى - "جو وحی کرنی تھی اپنے بندہ کی طرف

سو کی" جس کا علم اللہ کی ذات کو ہے یا صاحب معراج -

لے یعنی ان کو خاتم النبیین بنایا۔ وَلٰكِنْ سَأُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

"حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے بعد آخری نبی ہیں"

گویا قرآن اس بات کی شہادت پیش کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صرف ۲۳ برس کے مختصر عرصہ میں کامیابی کے ساتھ اس مقصد کو پا گئے جس کے لئے آپ

مبعوث ہوئے تھے یعنی اعلاء کلمۃ اللہ توحید کا پرچم بلند کرنے کے لئے انسان

کو صحیح راہ دکھانے کے لئے۔ اسی لئے خدا نے قدوس نے آپ کی ذات پر دین

کی تکمیل کی کیونکہ انبیاء کی بعثت کی غرض پوری ہوئی اور آپ کو

خاتم الانبیاء کا لقب ملا۔

(اسی صفحہ کی تشریح صفحہ ۲۵ پر ملاحظہ ہو)

وَشَقَقْتُ لَهُ الْقَمَرَهُ وَانْطَقْتُ لَهُ

اور تو نے اُن کے لئے چاند کے دو ٹکڑے کئے۔ اور تو نے اُن کے لئے سوہمار

الضَّبَّ وَالظَّبْيَ وَالذِّئْبَ وَالْجَذَعَ وَ

کو گویا کر دیا۔ اور ہرن کو اور بھیڑیا کو۔ اور درخت کی شاخ کو

الذِّرَاعَ وَالْجَمَلَ وَالْجَبَلَ وَالْمَدَرَ

بازو کو۔ اور اونٹ اور پہاڑ کو۔ اور ڈھیلے کو

وَالشَّجَرَهُ وَأَنْبَعَتْ مِنْ أَصَابِعِ الْمَاءِ

اور درخت کو۔ اور تو نے اُن کی انگلیوں سے میٹھا اور شفاف پانی

تشریح ص ۲۴: ۱۔ یعنی سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کے تمام ذرائع

عنایت کئے اور خوشخبری دینے کی تمام صلاحیتیں عطا فرمائیں اور ڈر سنانے

کے لئے ان کو ضابطہ عطا کیا اور نبوت کے اعلیٰ عہدہ سے سرفراز کیا۔ ان کا

وجود ان خصوصیات کا حامل بنایا۔ جن کا ذکر مؤلف نے اجمالی طور پر یہاں کیا۔

۲۔ جناب علی کرم اللہ وجہہ کی عصر کی نماز قضا ہوئی دل ملول تھے انہوں نے حضورؐ سے

عرض کیا میں وقت پر عصر کی نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضورؐ کے معجزہ سے سورج

وقت عصر پر کوٹ آیا۔ آپؐ نے وقت پر نماز پڑھی۔ حضورؐ کا عظیم معجزہ ہے۔

(اس صفحہ کی تشریح اگلے صفحہ پر)

الذُّلَالِ وَأَنْزَلَتْ مِنْ الْمُزْنِ بَدْعُوهُ

جاری کر دیا۔ تو نے بارش برساتی بادل سے اُن کی دعا پر قحط سالی میں

فِي عَامِ الْمَحَلِّ وَالْجَدْبِ وَابِلِ الْغَيْثِ

جب کہ زمین خشک ہو چکی تھی۔ موصولہ دھار بارش کی اور زور کا مینہ

وَالْمَطَرِ فَأَغْشَوْشَبَ مِنْهُ الْقَفْرُ وَالصَّغْرُ

برسایا۔ جس سے خشک زمین، پتھریلی زمین، بنجر زمین، نرم زمین،

وَالْوَعْرُ وَالسَّهْلُ وَالسَّرْمَلُ وَالْحَجَرُ

ریستی زمین سرسبز ہو گئی اور سیراب ہو گئی۔ (قحط سالی دور ہو گئی)

تشریح ص ۳۵: اے کفار نے معجزات طلب کئے آپؐ نے انگلی مبارک سے اشارہ کیا تو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

۱۰ احادیث سے ثابت ہے آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی انسان تو انسان جانوروں اور حجر و شجر نے بھی دی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے قوتِ گویائی عطا کی کہ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں اس پتھر کو چانتا ہوں جو اعلانِ نبوت سے پہلے مجھے صلوٰۃ و سلام دیتا تھا اور میری (بقیہ صفحہ ۴ پر)

وَأَسْرَيْتَ بِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اور تو نے رات کے وقت سیر کرائی ان کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ إِلَى السَّمَوَاتِ الْعُلَىٰ

وہاں سے فلک الافلاک تک وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ

(بقیہ تشریح ص ۳۵) نبوت کی شہادت دیتا تھا۔

۳۔ ایک جنگ میں آپؐ نے اصحاب کے سوال پر بابرکت انگلیوں کو برتن میں ڈالنا تو آپؐ کی پانچوں انگلیوں سے چستہ جاری ہوئے۔ یہ حضورؐ کا نہایت ہی پیارا معجزہ ہے جس کے ظہور پذیر ہونے سے لشکرِ اسلام نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔

(حدیث) جنگ خیبر کا واقعہ یوں ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانا تناول فرمانے لگے تو بھنے ہوئے گوشت نے عرض کیا مجھے تناول نہ فرمائیں مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ اللہ پاک نے خاتمِ اقبیتین کو ایسے حیران کن معجزات عطا فرمائے کہ دیکھنے والے اکثر لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے تھے۔

تشریح ص ۳۶: ۱۔ یہ بھی معجزات نبویؐ میں سے ہے کہ آپؐ کی دعا کی برکت سے قحط سالی دور ہوئی، نزولِ بارانِ رحمت سے بنجر اور سنگلاخ زمینیں سرسبز ہوئیں۔

تشریح: ۲۔ دراصل یہ اشارہ ہے اس سفرِ محمود کی طرف جس کو معراج کہتے ہیں یہ واقعہ ۲۷ ویں شبِ ماہِ رجب کو پیش آیا۔ معراج شریف آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ طرف سے عظیم نعمت ہے۔ اس سے (بقیہ ص ۳۷ پر)

إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى إِلَى قَابِ قَوْسَيْنِ

تک وہاں سے قَابِ قَوْسَيْنِ تک بلکہ اس سے بھی نزدیک (دوکانوں

أَوْ أَدْنَىٰ وَأَرَبَّتَهُ الْآيَةُ الْكُبْرَىٰ

کے فاصلہ سے نزدیک کیا) اور تو نے اُن کو بڑی پر عظمت نشانیاں دکھائیں اور اُن کو

وَأَنَلَتْهُ الْغَايَةَ الْقُصْوَىٰ وَآكَرَمَتْهُ

انتہائی بلند ترین مقام تک پہنچایا۔ اور تو نے ان سے بالمشافہ گفتگو

بقیہ تشریح ص ۲: حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الہی میں سے آپؐ

کے سوا کسی کو میسر نہیں۔ نبوت کے بارہویں سال سیدنا محمدؐ رسول صلی اللہ

علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے۔ آغازِ سفر کو مکہ سے بیت المقدس اور

وہاں سے فلک الافلاک وغیرہ تک کی سیاحت شامل ہے۔ یہ سفر

حالتِ بیداری میں روح و جسم کے ساتھ ہوا۔ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ

یہی ہے۔ اصحابِ رسول بھی اس سفرِ محمود پر بعینہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

تشریح: اے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات

میں بیت سے انعام و اکرام عطا کئے۔ اُن میں سے سب سے اعلیٰ نعمت سامنے

بٹھا کر گفتگو فرمائی۔ پھر سب بڑا ترتیب شفاعت کبریٰ سے نواز ملا بہت بڑا اعزاز ہے

آپ کو درحشر کے لیے اُمت کی سفارش کے لیے اجازت دی گئی اور وعدہ کیا گیا

بِالْمَخَاطَبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَافَهَةِ

فرما کر عزت بخشی اور اُن کی نگہبانی فرمائی۔ تو نے اُن کو اکرام بخشا اپنے

وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُعَايَنَةِ بِالْبَصَرِ

سامنے بلا کر اُن کی چشمان مبارک کو اپنے دیدار سے شرفیابی بخشی۔

وَخَصَّصَتْهُ بِالْوَسِيلَةِ الْعُظْمَى فِي الشَّفَاعَةِ

اور تو نے اُن کو حاجت مندوں کے لئے بہترین وسیلہ مختص کیا اور بلند ترین

الْكُبْرَى يَوْمَ الْفَرَجِ الْاَكْبَرِ فِي الْمَحْشَرِ

شفاعت کا مقام و مرتبہ عطا کیا اُس دن کے لئے جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی میدانِ حشر میں۔

وَجَعَلَتْ لَهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرَ الْحِكْمِ

تو نے ان کے لئے جامع الکلام جمع فرمایا اور حکمت کے جوہر عطا کئے۔

بقیہ تشویش جس کی آپ سفارش کریں گے اس کے گناہ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔

اسی کو مقام محمود کہا جاتا ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں بھی آیا ہے۔ عَسَىٰ اَنْ يَّعْتَدَ

مَقَامًا مَّحْمُودًا یہ شفاعت اُس وقت فرمائیں کہ جب سب گھبراہٹ میں ہوں گے

ہر ایک کو اپنی اپنی فکر لاحق ہوگی۔ آنحضرت کو صرف اُمت کا خیال ہوگا۔ احادیث

(اس معنی کی تفسیر ص ۱۰۷ پر)

وَجَعَلَتْ أُمَّتَهُ خَيْرَ الْأُمَمِ وَغَفَرَتْ

تو نے ان کی اُمت کو بہترین اُمت تمام اُمتوں سے بنایا۔ اور تو نے اُن کے

لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

اگلے اور پچھلے گناہ (یعنی تمام لغزشیں سرزد ہونے سے پہلے) معاف کر دیئے۔

تشریح: ۳۵۔ آنحضرت رضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ جامع الکلماتِ محمداً وہ الفاظ میری زبان کو عطا کیا جو لفظوں میں کم مگر معنی اور تشریح میں بہت زیادہ گویا ایک ایک لفظ ایک ایک کتاب ہے۔ اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ (حدیث صحیح)

تشریح: ۱۔ کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ ”تم بہتر امت تھے اس لیے لوگوں کی راہنمائی کا کام تم ہی کو سونپا گیا ہے“

کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کا اشارہ خصوصاً سرزمینِ عرب کے اُن فرزندانِ توحید کی طرف ہے جو ظہورِ اسلام سے قبل جہالت کے باوجود خود داری اور زرخیزی طبع شعاری کے خزانوں سے مالا مال تھے اور اسلام قبول کر لینے کے بعد دہانتِ خوابیدہ کو اسلام کے نور سے بیدار کر کے ذہانت و لیانت اور قوتِ بازو کے وہ جو ہر دکھائے کہ دنیا کے بڑے بڑے ادیب، سلاطین اور جرنیل انگشت بدندان رہ گئے۔ عرفِ عام میں اُن حضرات کو اصحابِ رسول کہا جاتا ہے ان فرزندانِ توحید کا تذکرہ قرآن پاک میں کئی جگہ آیا ہے اور ان کے کارنامے نمایاں کی بدولت ان کو زندگہ ہی میں جنت کی خوشخبری سنا دی گئی۔ شیعہ رسالت کے اُن پر دانوں کی اقتدار کرنے والوں کو عموماً طور پر خیر اُمت کا درجہ حاصل ہوا جو ہر جہتی دنیا تک لوگوں کو کفر و شرک اور

(تشریح ص ۱۶ پر)

الَّذِي بَلَغَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ

جنہوں نے تبرے پیغام کو اکمل طریقہ سے امانت کی طرح لوگوں تک پہنچایا۔

وَنَصَحَ الْأُمَّةَ وَكَشَفَ الْغُمَّةَ وَجَلَّى

اور اُمت کی خیر خواہی فرمائی اور پڑمرده دلوں کو تازگی پہنچائی اور تاریکی کو بقیہ تشریح: مگر اہی کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی روشنی سے اعلیٰ مقام کی طرف رغبت دلاتے رہیں گے۔

یعنی ان کا وجود معصوم بنایا نہ نبوت کے اعلان سے پہلے کوئی گناہ ان سے سرزد ہوا نہ اعلان کے بعد ہر حالت میں وہ تمام غلطیوں اور خطاؤں سے منبرہ و مبرا رہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام گناہوں خطاؤں سے پاک و صاف تھے ان کی ذات بابرکات تمام ناشائستہ باتوں میں مبتلا تھی۔ آپ معصوم و محفوظ تھے یہ صفت تو تمام انبیاء کرام کی ہے۔ حضور میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ قرآنی آیات اور احادیث اس پر گواہ ہیں۔

تشریح: اے آپ نے تمام پریشانیوں کے اور رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ پیغام کائنات میں رہنے والے انسانوں تک امانت سمجھ کر پہنچایا اس میں آپ کو بے شمار اذیتیں پہنچائی گئیں دشمنوں نے آپ پر حملے کئے۔ دشنام طرازی پر اترے آپ کو ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن آپ نے رسالت کا حق ادا کر دیا اس میں کوئی کوتاہی نہیں برقی۔ جیسا حکم آتا تھا۔ بر ملا سناتے تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بھی نہیں ڈرتے تھے۔ اَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا "کیا اللہ اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے کافی نہیں ہے۔"

الْظُّلْمَةَ وَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبِدْ

رُوحَنی میں تبدیل کر لیا۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا (کوشش فرمائی) اپنے پروردگار کی

رَبِّهِ حَتَّىٰ آتَاكَ الْيَقِينُ ۝ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ

عبادت کی یہاں تک وصال کا وقت آیا۔ اے اللہ اٹھا انہیں ایسے مقام

مَقَامًا مَّحْمُودًا يَغِيْطُهُ فِيهِ الْوَلَوْنَ

پر جو قابلِ تعریف اور لائقِ ستائش ہو جس کے متعلق رشک کریں اگلے اور

اے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر صورت اور ہر حالت میں ہر مقام پر مجاہدیت اور حکم الہی کے تحت
وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ آتَاكَ الْيَقِيْنَ عبادت کیجیے اُس وقت تک جب تک
آپ دنیا میں ہیں آخری لمحہ تک مکمل طور پر عبادت فرمائی یہاں تک وصال کے وقت
بھی نماز ادا فرمائی۔ آغاز سے آخر تک مکمل عبادت کرنے کے باوجود مجروح و انکساری
کا اعتراف کرتے رہے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدُكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ پاك ہے تو عبادت
کا پورا حق ہم نے ادا نہیں کیا۔

۳۔ وہ اعلیٰ ارفع مقام عطا فرما جس کے متعلق کائنات کے تمام نیک

لوگ جو پہلے آئے اور جو قیامت تک اہیں گے رشک کریں۔
یعنی جو مقامِ علیا آپ کو دیا گیا (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) (ہیں الم نشرح) پتہ

وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ عَظُمُهُ فِي الدُّنْيَا

بھلے۔ اے اللہ ان کو بزرگی عطا فرما دنیا میں ان کے بلند

بِأَعْلَاءِ ذِكْرِهِ وَأَظْهَارِ دِينِهِ وَإِبْقَاءِ

اذکار سے اور دین کی نشر و اشاعت سے نظامِ شریعت کی بقاء

اے پروردگار عالم جنابِ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنا اونچا مقام عطا فرما کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے جہاں پر آپ کا نام مقدس ادب و احترام کیساتھ

نہ لیا جائے اور یہ دعا مستجاب ہوئی کوئی بلند سے بلند ترین جگہ ایسی نہیں جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ کا ذکر نہیں کیا جاتا اور صلوٰۃ و سلام آپ پر نہیں پڑھا جاتا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔ آپ کی شریعت اور دین

متین کی تبلیغ ہر ذرائع سے ہوتی ہے اُس کے لیے قدرت نے ایسے آلات

ایجاد کرائے۔ دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں تک اعلا و کلمۃ اللہ کی آواز

نہیں جاتی اور آپ کا پیام نہیں پہنچایا جاتا۔ یہ وہ وعدہ ہے جو پروردگار عالم

نے آپ کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ جس کا ثبوت عصر حاضر میں موجودہ

سائنسی ایجادات سے ہوتی ہے ایک جگہ کی آواز دنیا کے گوشہ گوشہ

تک پہنچائی جاتی ہے۔ اسی کو ایفائے عہد کہتے ہیں۔ دینِ حق کے دشمنوں

کے ذریعہ ہی تبلیغ اسلام کے ذرائع و وسائل پیدا کر ائے جو راہِ حق میں حائل تھے وہ

نشر و اشاعت میں معاون ثابت ہوئے۔

شَرِيعَتِهِ وَفِي الْآخِرَةِ بِشَفَاعَتِهِ فِي

سے۔ اور بزرگی عطا فرما شفاعتِ کبریٰ کے مرتبہ سے جو ان کی

اُمّتِہٖ وَاَجَزِلْ اَجْرَہٗ وَمُثَوِّبَتِہٖ وَاَبَدْ

اُمّت کیلئے ہے۔ یا اللہ دے ان کو مکمل اجر اور بدلہ اور ہمیشہ رکھ ان کی مہربانی

فَضْلَہٗ لِلْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ

اور فضیلت متقدّمین اور متاخرین کے لئے۔ قابلِ تعریف مقامِ

وَتَقْدِیْمِہٖ عَلٰی کَافَّةِ الْمُقَرَّبِیْنَ بِالشُّہُوْدِ

ان کو سبقت عطا فرما تمام مقربین پر حاضری دینے والے دن (یوم الحساب کو)

لے یعنی جو دنیا سے گزر چکے ہیں ان پر بھی ان کے احسانات رکھ اور جو بعد میں آئیں گے ان پر بھی

ان کے احسانات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رکھ یعنی قیامت والے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے کا درجہ بلند فرما قابلِ رشک مقام سے جو مقامِ محمود کہلاتا ہے جس کی طرف تمام نبیوں رسولوں

کی نگاہیں ہیں حضور ان سب سے مقدم پیشہ رہوں ان کا مقام قابلِ تعریف ہو۔

وَابْعَثْہٗ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتْہٗ یَہٗ دُعَاہِرِ اَزَانِہٖ

اہل ایمان مانگتے ہیں۔ اے اللہ ان کو وہ قابلِ تعریف مقام عطا فرما جس کا

ترنے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے۔

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرَى وَارْفَعْ

اے اللہ قبول فرما ان کی شفاعت جو سب سے بڑی ہے اور ان کا درجہ بلند

دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَاتَّهِ سُوْلَهُ فِي الْآخِرَةِ

سے بلند ترین عطا فرما۔ اور ان کی دعائیں مستجاب فرما آخرت اور

وَالْأُولَى كَمَا أَتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى

دنیا میں۔ جس طرح تو نے قبول فرمائی دعائیں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کی

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْ أَكْرَمِ عِبَادِكَ شَرَفًا

اے اللہ عزت و احترام سے ان کو اپنے معزز بندوں سے بلند فرما۔

۱۲۱ اسی دعا کا دوسرا حصہ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ

المُعَاد۔ ان کی شفاعت ہمارے حق میں قبول فرما قیامت کے دن بے شک تو وعدہ خلافی

نہیں کرتا۔ یعنی معراج کی رات میں جس شفاعت کا تو نے اجازت دی ہے قیامت

کے دن آنحضرت کی وہ شفاعت قبول فرماتا کہ آپ کا مقام بلند اور قابلِ رشک

ہو انہوں نے جو بھی دعا امت کی بہتری کے لیے کی ہے اے اللہ وہ قبول فرما۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً۔ قرآن

دنیا و آخر میں ہمیں بہتری بھلائی فرما۔ یہ آنحضرت کی دعا ہوتی تھی۔

وَأَرْفَعُهُمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً وَأَعْظِمُهُمْ

اور مرتبہ کے لحاظ سے ان کو اپنے پاس اور نچا مقام عطا فرما۔ یا اللہ ان کی قدر

خطرًا وَآمَكْنَهُمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةَ اللَّهِ

منزلت بڑھا دے اور ان کو قادر بنا دے اپنے نزدیک شفاعت کبریٰ کیلئے۔ یا اللہ

عَظِمُ بُرْهَانَهُ وَأَقْبِلْ حُجَّتَهُ وَأَبْلِغْهُ

ان کے دلائل کو بلند فرما اور ان کی حجت کو ظاہر کر دے، ان کی آرزوئیں پوری

۱۷۱ قرآن حکیم سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی سفارش کرے گا جس کو

اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔ مَنْ فِي الدِّيْنِ يَشْفَعُ عِنْدَكَ إِلَهًا بَانِيًّا

کون سفارش کرے گا اس کے پاس ابتدا وہی کرے گا جس کو اللہ کی طرف سے

اجازت ملے گی۔ مؤلف نے یہاں پر حضور کے درجات بلند کرنے کی درخواست

کی اور اللہ تعالیٰ سے شفاعت کبریٰ کا مقام عطا کرتے اور اس پر قادر بنانے

کی التجا بھی کی ہے۔ تاکہ آپ بلا محجوب قیامت کے دن ہر امتی کی شفاعت کریں گے

۱۷۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل معجزات۔ بیانات ہیں اور آپ کی آرزوئیں

یہی تھیں کہ دین زیادہ سے زیادہ پھیلنے اس پر چلنے والے بکثرت ہوں خاص

کہ میری اولاد کی معرفت تبلیغ کا سلسلہ تاباں جاری رہے چنانچہ آپ کی ذریت

سے ہی عالم اسلام میں اولیاء اللہ آئے اور انہوں نے صحیح معنی میں اسلام کا پرچار کیا

(فقہ مسلم)

مَا مَوْلَا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ اللَّهُمَّ

کونے جو اُن کے گھر والوں کے متعلق ہیں ان کی اولاد کے متعلق ہیں۔ اے اللہ

اتَّبِعْهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ مَا تَقَرَّبُ بِهِ

اُن کی اولاد اور اُن کی اُمت سے اُن کے بعد وہ چیز باقی رکھ جس سے اُن کے چٹھان

عَيْنُهُ وَأَجْزِهِ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا

مبارک کو ٹھنڈک پہنچے۔ (اے اللہ) جزا دے اُن کو ہماری طرف سے بہتر اُس سے جو تُو نے

عَنْ أُمَّتِهِ وَأَجْزِ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ خَيْرًا

جزا دی ہے کسی بھی نبی کو ان کی اُمت کی طرف سے۔ تمام انبیاء کرام کو ہماری طرف سے جزا دے

بقیہ تشنگی ترک وطن کر کے دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے اور یہ فریضہ سر انجام دیا۔
اس کام سے یقیناً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش ہیں اور آپ کو راحت ہے۔

اے اس درد شریف کا اندرانہ عقیدت ہماری طرف سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بھیج دے۔ اس کے ساتھ ہی تمام انبیاء کرام علیہ السلام کی خدمت میں ہماری

طرف سے اس تحفہ جلیل کو پیش فرما دے کیونکہ انبیاء کے لیے بہترین ڈالی۔

درد شریف میں ہو سکتا ہے باقی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی نوازشوں سے

آتنا بہرہ و فرمایا جس کا شمار نہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ

اے اللہ ہمارے سردار محمد پر درود و سلام بھیج دے جب قدر ان کو مخلوقات

مَا شَهِدَتْهُ الْإِبْصَارُ وَ سَمِعَتْهُ الْأَذَانُ

کی آنکھوں نے دیکھا جب قدر ان کی شیریں گفتگو کو مخلوقات کے کانوں نے سنا۔

وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ

اے اللہ درود و سلام بھیج دے ان پر جب قدر گنتی کے ساتھ ان پر درود بھیجا درود پڑھنے والوں

وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ مَنْ لَمْ يَصَلِّ

اے اللہ درود و سلام بھیج دے جب قدر ان پر درود نہیں پڑھا تعداد میں نہ پڑھنے والوں

لے اندازہ کریں آسمانی زمین پر اللہ کی کتنی مخلوق ہے جن میں بے حساب فرشتے بھی ہیں اس لحاظ سے درود شریف کی تعداد کتنی بڑی ہے نہ تو وہ مخلوق شمار میں آسکتی ہے نہ ہی ان کا کوئی حساب کر سکتا ہے۔ بیشمار مرتبہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بوجس کی کتنی خلائق کائنات کے برا کوئی نہیں جانتا۔

اے دنیا میں جہی بھی ہیں بد نصیب بھی۔ خوش بختوں نے درود پڑھا مگر بد نصیب اس نعمت سے محروم ہے ہماری طرف سے ان کو کتنی کے لحاظ سے بھی درود و سلام پیش ہوتا کہ مخلوقات میں کتنی کے لحاظ سے کوئی مخلوق باقی نہ رہے جس کی طرف سے درود و سلام پیش نہ ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مَا تَحِبُّ وَتَرْضَى

اے اللہ درود بھیجے جس قدر تو پسند کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے

أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ كَمَا

کہ اُن پر درود بھیجا جائے (اے اللہ) درود و سلام بھیجے اُن پر جس قدر تو نے

أَمَرْنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ

ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اُن پر درود پڑھیں۔ (اے اللہ) درود و سلام بھیجے اُن پر

۱۔ جس خدائے لایزال نے اپنی مرضی قرآن میں ظاہر فرمادی کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ

اللہ کی مرضی یہی ہے کہ ہر ایک کی طرف سے اور ہر آن ہر لمحہ آپ پر درود و سلام پڑھا جائے اس میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ اندازہ کریں خدا کی کیا فرمائش ہے۔

۲۔ ہم پر فرض کر دیا گیا کہ درود و سلام پڑھیں اور حکم ایسا دیا کہ نماز بھی ہر وقت مکمل نہیں۔ کتنے فرض کتنی سنتیں، کتنے نفل شکرانے پھر کہاں اور کون جو

صبح و شام اس وظیفہ میں مصروف ہے۔ گویا زمین کا ذرہ ذرہ اس وظیفہ کے پڑھنے والوں سے معمور ہے، اس مقدس وظیفہ سے بہرہ ور ہے۔

۳۔ اللہ خود ہی ارشاد فرماتا ہے وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصَوْهَا "اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ان کی گنتی نہیں کر سکتے"۔ اس لحاظ سے درود و سلام کی (بقیہ صفحہ ۴۵)

کَمَا يَتَّبِعِي أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ صَلِّ

جیسا ان پر درود بھیجا جانا چاہیے۔ اے اللہ درود و سلام بھیج ان

وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ عَدَدَ نَعْمَاءِ اللَّهِ

پر اور ان کی اولاد پر جس قدر تیری نعمتیں گنتی میں ہیں۔

تَعَالَىٰ وَافْضَالِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ

اے اللہ درود و سلام بھیج ان پر اور ان

وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ

کی اولاد پر، ان کے اصحاب پر اور ان کی جملہ اولاد پر، ان کی ازواج

وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَعِزَّتِهِ

مطہرات پر، ان کی ذریت پر اہل بیت پر اور ان کے خاندان پر۔

وَعَشِيرَتِهِ وَأَصْهَارِهِ وَأَخْتَانِهِ وَاتِّبَاعِهِ

اور ان کے قبیلہ پر ان کے خسروں پر، دامادوں پر اور ان کے پیروکاروں پر

(لقیہ تشریح ص ۴۹) گنتی اور شمار کیسے ممکن ہے۔

وَأَشْيَاعُهُ وَاحِبَائِهِ وَأَنْصَارِهِ خَزَنَةٌ

اور ان کے گروہ (نبیوں) پر ان کے دوستوں پر اور ان کی مدد کرنے والوں اور

أَسْرَارِهِ وَمَعَادِنِ أَنْوَارِهِ كُنُوزِ الْحَقَائِقِ

جو ان کے بھیدوں کے خزانے ہیں۔ اور ان پر جو ان کے انوار کی کانیں ہیں اور جو ان

وَهْدَاةِ الْخَلَائِقِ وَمُجُومِ الْإِهْتِدَاءِ

کے حقائق شناس ہیں جو مخلوق کے رہنما ہیں۔ اور ان پر جو ہدایت کے ستارے ہیں۔

لِسَنِّ اقْتَدَايِهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

واسطے اُس کے بھی جو ان کی پیروی کرے۔ اور درود و سلام بھیج بہت زیادہ ہمیشہ

۱۔ اشارہ ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کیونکہ حضور نے خود اصحاب کی

شان میں فرمایا ہے۔ أَصْحَابِي كَالْتَّجُومِ بِأَيْهِمْ أَقْتَدِي تَمُوتُوا هَدًى يَلُمُّ

”میرے صحابی آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو تم میں سے ان کی اقتداء کرے گا

ضرور ہدایت پائے گا۔“ یعنی وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ اصحاب رسول پر اور ان کے

ماننے والوں پر جو اصحاب رسول کا احترام کریں اور ان کی پیروی کریں۔ اُن کو

درود و سلام کا فیض پہنچا دے۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ

(وہ اللہ تم پر بھی مہربانی کرے گا) (قرآن)

كَثِيرًا دَائِمًا أَبْلَاءَ وَأَرْضَ عَنْ كُلِّ

جس میں انقطاع نہ ہو۔ (اے اللہ) راضی ہو تو اُن تمام اصحاب سے

الصَّحَابَةِ رَاضِي لِمَ سَرُمَدًا عَدَدَ خَلْقِكَ

پوری طرح ہمیشہ (بغیر کسی انقطاع و رکاوٹ کے) جس قدر تیری مخلوق ہے

وَرِضَاءَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ

اور جس قدر تیری ذات خوش ہو جائے اور جس قدر تیرے عرش کا وزن ہے۔ اور

یعنی بے حساب اور بے شمار تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار سے

خوش ہو۔ خود بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رضاء کی سندان بزرگ ترین شخصیتوں

کی عطا کی ہے۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔ ”اللہ تعالیٰ اُن

سے خوش ہوا وہ بھی اللہ تعالیٰ سے خوش ہوئے۔“ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے اتباع میں اللہ تعالیٰ اصحاب کبار سے راضی ہوئے۔ اس

رضا پر وہ بھی اپنے پروردگار سے خوش ہوئے۔ بہر حال یہ خوشی حضورؐ

ہی کی پیروی کی بدولت تھی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے۔ قُلْ إِنْ

كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ ”ان کو کہہ دیں اگر تم

اللہ کی خوشنودی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ تم سے

خوش ہوگا۔

مَدَاذِكَلِمَاتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

جس قدر تیرے کلمات کی سیما ہی ہے - اے اللہ درود بھیج ہمارے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سردار جناب محمد پر اور ہمارے آقا محمد کے آل پر جب تیری یاد کریں

كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ ۞ وَكُلَّمَا سَهَىٰ

یاد کرنے والے - (صحیح و شام ذکر الہی میں مشغول رہیں اور (درود بھیج) جب کبھی

عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ ۞ صَلَوةٌ تَكُوْنُ

تیری یاد سے غافل غفلت کریں - وہ درود جو تیری رضا اور

۱۔ ہر وقت اور ہر ساعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو
خواہ لوگ عبادت میں ہوں یا دنیاوی کاموں میں مشغول و مصروف ہو۔

۲۔ وہ درود شریف جس سے واقعی تُو خوش ہو اور جس سے صحیح معنوں میں حق
کی ادائیگی ہو اور ہمارے حالات درست ہوں - یہ درود ہمارے لئے

تیرے تقرب کا ذریعہ بنے اور ہماری عزت میں اضافہ ہو جائے - اس
درود کی برکت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بلند ہو - اے اللہ!

تو نے جو اُن سے مقام محمود کا وعدہ کیا ہے اور فتح و نصرت کا عہد کیا اور
(بقیہ صفحہ پر)

لَكَ رِضَاءٌ وَلِحَقِّهِ آدَاءٌ وَلَنَا صَلَاحًا

نوشترودی کا باعث ہو اور جو صحیح معنی میں اس کا حق ادا ہو۔ اور ایسا درود

وَاتِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ

جس سے ہماری اصلاح ہو (مالات درست ہوں) اور ہمارے لئے وسیلہ

الْعَالِيَةِ الرَّفِيعَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا

بن جائے اور بلند ترین درجہ اور اونچا مقام عطا فرما۔ اُٹھا اُن کو قابلِ تعریف

وَالْوَاءِ الْمَعْقُودِ وَالْحَوْضِ الْمُرُودِ وَصَلِّ

جگہ میں۔ اور وہ علم عطا فرما جس کا وعدہ کیا گیا ہے حوض کوثر عطا فرما۔ اور درود

(بقیہ تشریح ۵۳) حوض کوثر کا انعام دیا۔ اس درود کی برکت سے یہ ساری نعمتیں
ان کو عنایت فرمائے گا کوئی نعمت باقی نہ رہ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خود ساقی کوثر ہو گئے جو آپ کے دست مبارک سے کوثر کا پانی پینے کا کبھی پیاسا نہیں رہے
گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن پینے والوں میں شامل فرما دے۔

لے تمام انبیاء علیہم السلام حضور علیہ السلام کے برادر ہیں۔ کیونکہ سب کے باپ آدم
پھر حضرت ابراہیمؑ ابوالانبیاء علیہ السلام پھر اُن کی اولاد سے جناب سرور کائنات
ہیں۔ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ہم سب رسول کے درمیان کسی کم کا فرق نہیں کرتے۔ الحق

يَا رَبِّ عَلَى جَمِيعِ اخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

بیج اے پروردگار تمام اُن معزز برادران پر جو انبیاء کرام علیہم السلام اور

وَالْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۝

مرسلوں سے میں سے ہیں۔ جو مقربین بارگاہ کبریا ہیں اور نہایت نیک ہیں۔

وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ ۝ وَالْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ ۝

اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اور ہمیشہ سچ بولا۔ اور مقرب ترین فرشتوں پر

وَعَلَى سَيِّدِنَا الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدٍ

اور ہمارے سردار جناب شیخ سید عبدالقادر جن کا لقب محمدی الدین اور کنیت ابو محمد

عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ الْمَكِينِ الْأَمِينِ ۝

ہے جو صاحب عزت ہیں اور نہایت امانت دار ہیں۔

۱۔ یہ تمام اوصاف حمیدہ اصحاب رسول میں پائی جاتی ہیں ان میں ولی بھی شہداء
صداق جن کے سردار خود جناب آنحضرت ہیں (امام المتقین) اصحاب کے بعد
اولیاء صالحین جو اصحاب رسول کے پیروکار اُن کے تبعین ہیں یہ بھی اس
درود شریف کے فیض ابدی سے مستفیض رہیں گے۔ اُن پر یہ درود و سلام جاری ہے
(بقیہ ۵۶ پر)

صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا جَمْعَيْنِ ۝

اللہ کی مہربانی اور سلامتی ان سب پر ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّبْقِ

اے اللہ درود اور سلام بھیج ہمارے سردار جناب محمد پر جن کا نور تمام مخلوق سے

لِلْخَلْقِ نُورُهُ الرَّحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ ظُهُورُهُ

پہلے تھا اور جن کا وجود مسعود تولد ہونے کے بعد تمام عالموں کے لئے رحمت بنا۔

عَدَدَ مَا مَضَى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ

اس تعداد سے کہ تیری مخلوق دنیا سے رخصت ہو چکی ہے۔ اور اس تعداد سے درود بھیج

وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ

جس تعداد سے تیری مخلوق دنیا میں باقی (موجود) ہے اور ان میں سے جو نیک بخت ہوئے یا

(بقیہ شرح ص ۵۵) مقدمہ میں پہلے لکھا جا چکا ہے۔ بعض آیات سے معلوم ہوتا ہے یہ

درود کبریتِ احمد حضرت سید عبدالقادر جیلانی و قدس اللہ سرہ کے مرید نے مرتب کی اور انکو اپنے پیر کامل مرشدِ اعظم کی طرف منسوب کر دی ہے۔

۱۔ یعنی دنیا سے جو وفات پا چکے ہیں یا اب لکھتے وقت موجود ہیں پھر ان میں سے نیک

بقیہ ص ۵۵ پر

صَلَاةٌ تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتَحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَاةٌ

بدیخت ہوئے۔ اتنا درود جو گنتی کو ڈوبادے اور حدود کو گھیر لے۔ ایسا درود جس کی نہ

لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا اِنْتِهَاءَ وَلَا اَمَدًا لَهَا

کوئی حد ہو اور نہ انتہا اس کی اور نہ امتداد زمانہ ختم ہو۔ (یعنی زمانہ کی عمر)

وَلَا اَنْقِضَاءَ صَلَاتِكَ الَّتِي صَلَّيْتَ عَلَيْهِ

اور نہ اس کا انقطاع ہو نیز اوہ درود جو تو نے خود ان پر بھیجا۔

صَلَاةٌ مَّعْرُوضَةٌ عَلَيْهِ مَقْبُولَةٌ لَدَيْهِ

وہ درود جو پیش کیا جاسکے ان پر جو آپ قبول فرمائیں

(البقیہ نشریح ص ۵۶) ملے سعادت مند یا بد نصیب ہیں گویا کلی مخلوق عالم کے صاحب سے جو بے انتہا اور بے حساب ہیں جن کی تعداد تیسرے سوا کوئی نہیں جانتا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج - (لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى)

۱۔ احادیث میں وارد ہے۔ جس نماز کے ساتھ درود نہیں وہ نماز شمار نہیں جس دعا کے ساتھ درود نہیں وہ دعا قبول نہیں گویا نماز اور دعا بغیر درود کے آسمان و زمین میں متعلق رہتے ہیں۔ دراصل نماز بھی دعا ہے، نماز کی قبولیت کی شرط درود و شریف ہے جو ہر نمازی خواہ کسی مسئلے سے تعلق رکھتا ہو پڑھنا ہے۔

مَحْبُوبَةٌ إِلَيْهِ صَلَوةٌ دَائِمَةٌ بِدَوَامِكَ ۝

جو آپ کو پسند ہو وہ درود جو ہمیشگی کے ساتھ جاری رہے۔

بَاقِيَةٌ بِبِقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ

اور جو تیری بقا کے ساتھ باقی رہے جس کی انتہا تیرے علم کے سوا کسی کو نہ ہو۔

عَلَيْكَ صَلَوةٌ تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتُرْضَى

ایسا درود جو تجھے خوش لگے اور جس سے تو اُن کو خوش کرے۔ ایسا درود جس کی بدولت

بِهَاعْنَا صَلَوةٌ تُسْتَجِيبُ بِهَا دُعَاءَنَا

تو ہم سے بھی خوش ہو جائے۔ ایسا درود جس کی برکت سے ہماری دعا قبول ہو جائے۔

وَتُرْزَقُ بِهَا نَفْسُنَا وَنُحْيِي بِهَا قُلُوبَنَا

ایسا درود جس سے ہماری جانیں پاک ہو جائیں اور ہمارے دل زندہ ہو جائیں۔

۱۔ قیود و حدود سے پاک بے حساب اجر و ثواب ہے جو شریف جس کیلئے زمانہ کی قید نہیں مکان کی شرط نہیں
گنتی کا سامنا نہیں، وہ درود شریف جو اللہ کو پسند آئے حضور قبول فرمائیں جو ہمیشہ جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ

اسم بزل دلا بزل کی ذات بقا کے ساتھ باقی رہے۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ہر چیز
فانی ہے مگر اُس کی ذات بقا ہے لہذا درود بھی لانا ہی لا تنصا ہی ہو جس کی بقا اللہ کی بقا کے ساتھ ہو۔

صَلَاةً تَمْلَأُ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ صَلَاةً

ایسا درود جس سے زمین و آسمان بھر جائیں - ۱۔ ایسا درود جس کی برکت سے

تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَفْرَجُ بِهَا الْكُرْبُ

گرہیں کھل جائیں (مشکلیں آسان ہو جائیں) جس سے مصائب ٹل جائیں -

وَيَجْرِي بِهَا لُطْفُكَ فِي أَمْرِي وَأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ

ایسا درود جس کی برکت سے تیری مہربانی جاری ہو جائے میرے اور تمام مسلمانوں کے معاملہ میں۔

وَبَارِكْ لَنَا عَلَى الدَّوَامِ وَعَافِنَا وَاهْدِنَا

اس کی برکت سے ہمیں ہمیشہ ہمیشہ عافیت عطا فرما ہماری رہنمائی فرما -

۱۔ پروردگار عالم اس درود شریف کی برکت سے ہماری مشکلات آسان فرما مصائب عالم

نجات دے تیری مہربانی جاری ہو۔ جملہ مسلمانوں کے معاملات درست فرما مولف نے درود شریف

کا وسیلہ دیکر خداوند تعالیٰ کی جناب سے اپنی بہتری اور مسلمانوں کی بہتری بھلائی کے لئے

دعا فرمائی ہے۔ یہ دعا ایسے وظیفہ کے اختتام پر مانگی گئی ہے جسکی اجابت میں کوئی

شبہ نہیں البتہ پڑھنے والا نیک باطن پاک سیرت ہو اور متبع آنحضرتؐ ہو پھر

اُسی لمحہ قبولیت کا وعدہ ہے۔ اَلدَّعَاءُ بَعْدَ الصَّلَاةِ مَقْبُولٌ درود کے

بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

وَأَجْعَلْنَا أَمِينٍ وَيَسِّرْ لَنَا أُمُورَنَا مَعَ الرَّاحَةِ

اور ہمیں امن امان عطا فرما۔ اور ہمارے کام آسان کر دے جس سے ہمارے دلوں

لِقُلُوبِنَا وَأَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ

کو راحت اور سکون ملے۔ اور ہمارے جسموں کو شفا ملے۔ سلامتی اور عافیت ملے۔

فِي دِينِنَا وَدُنْيَانَا وَآخِرَتِنَا وَتَوْفَّنَا عَلَى

ہمارے دین میں اور ہماری دنیا میں اور ہماری آخرت میں اور ہمیں وفات دے

ملے اس دور و شریف کی برکت ہے ہمارے دلوں کو سکون بخش اور جسموں کو آرام دے اسقام کو شفا دے اور اسی کی برکت سے ہماری موت قرآن کے احکام اور سنت نبویؐ کی تعمیل میں دے یعنی مرتے دم تک ہم قرآن و حدیث پر عمل کریں۔ مرنے کے بعد ہماری حاضری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنت میں بغیر کسی عذاب و سزا کے ہو۔

اس کو پڑھ کر کیا سعادت ہوگی کہ قیامت کے دن کے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جگہ ملے۔ اور ان کو بحشم خود دیکھ سکیں۔

دائمی درود شریف کے بعد بھی زیارت نبویؐ کا وعدہ ہے (مَنْ تَلَا فِي فَقْدِ الْحَقِّ) حدیث

ایسے سعادت بزور باز و نیست

تانا بخشہ خدائے بخشندہ !

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَأَجْمَعُنَا مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ

قرآن کریم اور سنت نبوی پر جمع کر ہمیں اُن کے ساتھ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ غَيْرِ عَذَابٍ يُسْبِقُ وَأَنْتَ رَاضٍ عَنَّا

کے ساتھ) جنت میں بغیر سزا اور تکلیف کے۔ پہلے ہی اور اس حالت میں تو خوش ہو ہم

غَيْرَ غَضَبَانَ وَلَا تَمْكُرْنَا وَاخْتِمُ لَنَا

سے بغیر غصہ و غضب کے۔ اور نہ آزمائیں یا اللہ ہمارا خاتمہ (اخیر) اپنی جانب

مِنْكَ بِخَيْرٍ وَعَافِيَةٍ بِلَا حِثَّةٍ أَجْمَعِينَ

سے خیریت پر کر دے بغیر کسی مشقت کے ہم سب کو۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ

پاک ہے تیرا پروردگار جو عزت و عظمت کا مالک ہے۔ اُن بہتانوں سے جو کفار و

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مشرک اس کی ذات کی طرف منسوب کرتے ہیں اور سلام ہو تمام پیغمبروں پر اور تعریف ہو اللہ تعالیٰ کے لئے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

ہدایہ عقیدت

از جناب امام سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ بحضور سرگرمین
صلی اللہ علیہ وسلم

إِنْ نِلْتَ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ

اگر آج تو بادِ صبا حرمِ مدینہ کو جائے

بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ

تو میرا سلام روضہ مبارک میں نبی بزرگ کو پہنچا دینا

مَنْ وَجْهُهُ شَمْسُ الظُّلَمِ مَنْ حَدُّهُ الْبَدْرُ الْلُجِّي

آپ کے چہرہ کی روشنی سے سورج روشن ہے اور آپ کے رخسار سے چاند کی چاندنی

مَنْ ذَاتُهُ نُورُ الْهُدَى مَنْ كَفَّهُ بَحْرُ الرَّهْمِ

آپ کی ذات سے ہدایت کا نور ہے آپ کے دست مبارک دریا سخاوت اور ہمتوں کا ہے۔

يَا رَّبِّ صَلِّ عَلَى رَسُلِكَ
وَسَلِّمْ عَلَى سُلُوكِ
فَأَصْلِحْ عَلَيَّ يَا رَسُلَ اللَّهِ
يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مَنْ جُهِلَ الْبَشَرُ فَقَدْ نَوَى الْقَمَرُ
لَا يَكُنْ لَكَ شَرٌّ مَا كَانَتْ حَقٌّ
عَلَى خَلْقِكَ يَا رَسُلَ اللَّهِ



آج کا دن



۲۰ ربیع الاول میلاد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

آج وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کھن سال نے کروڑوں برس صرف
کر دیئے سیارگانِ فلک سی صبحِ جان نواز کے لئے چشمِ براہ تھے کارکنانِ قضا و قدر اس دن
کے انتظار میں ازل سے چشمِ براہ تھے۔ آج کی رات ابوالین کسریٰ کے ۴۱ کنگرے
گر گئے آتشِ کد فخرس بجھ گیا دریا و منارہ خشک ہو گیا۔ توحید کا غلف اٹھا
چندستانِ سعادت میں بہار آگئی آفتابِ ہدایت کی شعاعیں ہر طرف
پھیل گئیں اخلاقِ انسانی کا آئینہ پر تو نورِ قدس سے چمک اٹھا۔

شہنشاہِ کون و مکان تشریف لائے

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ط کا اعلان ہوا

بچشمِ منِ زنگہ اور دکھِ تست

فروغِ لالہ اور دکھِ تست

دو چارم کھن بہ صبحِ منِ مریخی

شبنمِ راتِ مہ اور دکھِ تست

صلی اللہ علیہ ابراہیم ابدی الیوم البقیۃ سرمدِ آسکرِ مملکت

امیدوارِ شفاعت

گدائے درگاہِ شہنشاہِ اسد اللہ دوار کی عفی عنہ